خوری، بغیر اس کے کہ وہ واقعی کوئی خدمت اس مال کے پیدا کرنے یا فراہم کرنے میں انجام دیں خواہ مخواہ اشیاء کی قیمتیں چڑھنے کی موجب بنتی ہے۔

سوال:۔ حسب ذیل سوالات کے جواب مطلوب ہیں:

(۱) میری دکان بساطخانہ (General Merchant) کی ہے۔ جنرل مرچنٹ کے ہاں ہر قسم کے سودے فروخت ہوتے ہیں، خاص کر پوڈر، کریم، لپ سٹک، نیل پالش، اسینٹ، عطر، ریشمی بنیان، ٹوتھ برش، ٹوتھ پیسٹ، فنیونگ سٹ، سنگار دان، بچوں کے کھلونے، زیورات وغیرہ۔ کیا متذکرہ بالا چیزیں ناجائز ہیں، یا ان کو فروخت کرنا ازروئے شریعت ممنوع ہے؟ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ تمام چیزیں تعیش میں مدد دیتی ہیں لہٰذا یہ مسرفانہ فعل ہے۔ اس کو فروخت کرنے اور استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ کیا یہ درست ہے؟

(۲) کیا شریعت نے نفع کی مقدار مقرر کی ہے؟ اگر ہے تو کیا؟ اور اگر نہیں ہے تو کہاں تک نفع لیا جاسکتا ہے؟ کیا دکاندار کو اس چیز کا اختیار ہے کہ وہ اپنی چیز مارکیٹ کے لحاظ سے یا کسی اور دام پر فروخت کرسکے؟ (واضح رہے کہ بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن میں بہت کم نفع ہوتا ہے۔ یا خرید کی قیمت یا کچھ کم پر فروخت کرنی پڑتی ہیں)

(۳) موجودہ دور میں ہر کاروبار کو عورت کے اشتہار کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ میں اس لعنت سے بچا ہوا ہوں لیکن جو چیزیں ولایت سے آتی ہیں یا ملک و قوم کے لوگ تیار کرتے ہیں ان پر عورت کی تصویر مختلف ہیئتوں (Poses) میں نمایاں رہتی ہے لیبل کو پھاڑ دینے سے چیز کو فروخت کرنا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ بعض دوست شکایت کرتے ہیں کہ تم تصویروں کی خرید و فروخت کرتے ہو اور یہ حرام ہے۔

(۴) کیا شریعت نے سودے کو ایک دام پر فروخت کرنے کی قید لگائی ہے؟ اگر نہیں تو مول بھاؤ چکانا درست ہے؟

(۵) دکان پر بے پردہ عورتیں آتی ہیں اور نیم نقاب پوش بھی۔ اسلام کا حکم ہے کہ اگر

عورت پر دوسری نظر پڑے تو انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہاں ان سے گفتگو تک کرنی پڑتی ہے۔ عورتوں کو دکان پر نہ آنے دیا جائے تو یہ بھی ٹھیک نہیں، کیونکہ اس ماحول میں تو اکثریت ایسی عورتوں کی ہے جو مردوں کے بدلے شاپنگ کرتی ہیں۔

(۷) بالعموم ہر دکاندار دو قسم کے کھاتے رکھتا ہے۔ ایک تو اس کا نجی کھاتا ہوتا ہے، دوسرا اسیل ٹیکس اور انکم ٹیکس کے افسران کو دکھانے کے لئے۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ اگر نہیں تو تاجر کیا کرے؟ ایک صاحب جن کا تعلق میرے بازار سے نہیں لیکن میں انہیں جانتا ہوں، انہوں نے ایک سال کا پورا حساب انکم ٹیکس کے افسر کے سامنے پیش کیا، ایک پیسہ کی بھی انہوں نے چوری نہ کی تھی۔ لیکن افسر نے ٹیکس کے علاوہ خرید بھاری رقم ان پر لاد دی۔ اور شبہ یہ ظاہر کیا کہ جو حساب اسے دکھایا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ آپ کے سوالات کے جوابات علی الترتیب درج ذیل ہیں:۔

(۱) بساط خانہ میں جو چیزیں آپ فروخت کرتے ہیں (جن کی کچھ فہرست بھی آپ نے دی ہے)، ان میں سے کوئی چیز بھی فی نفسہ حرام نہیں ہے۔ ان کا استعمال جائز بھی ہو سکتا ہے اور ناجائز بھی۔ دکاندار کی حیثیت سے آپ پر یہ دیکھنا فرض نہیں ہے کہ کون ان چیزوں کو کس طرح استعمال کریگا۔ آپ کے لئے صرف یہ بات کافی ہے کہ آپ کوئی حرام چیز فروخت نہ کریں، نہ بیع وشریٰ میں حرام طریقے استعمال کریں۔

(۲) شریعت نے نفع کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے۔ یہ تو عُرف اور انصاف کے معروف تصور پر مبنی ہے کہ کس تجارت میں کتنا منافع واجبی ہے اور کتنا ناواجب۔

(۳) جو چیزیں دکاندار کی حیثیت سے آپ باہر سے منگواتے ہیں یا ملک کے صنّاعوں سے خریدتے ہیں ان پر اگر عورتوں کی تصاویر ہوں تو یہ چیز اس بات کے لئے کافی نہیں ہے کہ آپ پر ان چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہو جائے۔ آپ قصداً یہ تصویریں اُن اشیاء پر خود نہیں

لگاتے ہیں اور نہ آپ کی فرمائش پر یہ کارخانوں میں لگائی جاتی ہیں۔ یہ تو ایک بلائے عام ہے جس میں ہم سب مجبوراً مبتلا ہو رہے ہیں۔ معترضین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس طرح آپ تصویروں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ دراصل آپ تصویریں خریدتے اور بیچتے نہیں ہیں بلکہ وہ چیزیں خریدتے اور بیچتے ہیں جن پر کارخانہ داروں نے دنیا کی بگڑی ہوئی ریت کی بنا پر تصویریں چپکا رکھی ہیں۔

(۴) سودے کو ایک ہی دام پر بیچنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ خریدار سے بات چیت کر کے آپ کم و بیش پر بھی فروخت کر سکتے ہیں۔ مگر جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسمیں کھانا جائز نہیں۔ خریدار کو یہ یقین دلانے کی کوشش نہ کیجئے کہ یہ مال اتنے کو خریدا ہے، درآنحالیکہ وہ اس سے کم میں آپ کو پڑا ہو، یا یہ کہ اس میں آپ کو کوئی نفع نہیں بچتا، درآنحالیکہ اس میں نفع بچتا ہو۔

(۵) عورتیں اگر بے پردہ آپ کی دکان پر آئیں تو نہیں آنے سے روکنا یا ان کے ہاتھ مال بیچنے سے انکار کرنا آپ پر فرض نہیں ہے۔ البتہ آپ کا فرض یہ ہے کہ غضِ بصر سے کام لیں۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہ کریں۔ ان کے حسن و آرائش سے یا ان کی گفتگو سے لذت لینے کی کوشش نہ کریں۔ تقویٰ کی اسی ایک ذرا سی تنق پر آپ عامل ہو جائیں تو انشاء اللہ اپنی دوکان پر بیٹھے بیٹھے آپ کو درجۂ ولایت حاصل ہو جائے گا۔ تنہا یہی مجاہدہ بہت سے خانقاہی مجاہدوں پر بھاری ہے۔

(۶) اس بگڑے ہوئے ماحول میں جو شخص چور اور جعل ساز نہیں ہے وہ بھی چور اور جعل ساز ہی فرض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا اب یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ کوئی شخص کاروبار میں سچا اور ایماندار بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے بگاڑ کی حالت میں جو لوگ سچائی اور ایمانداری کی راہ چلنے کا عزم کریں انہیں اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جھوٹے اور بددیانت لوگ تو رشوت دے کر اپنے جرائم کی پاداش سے بچ نکلتے ہیں مگر سچے اور ایماندار آدمی کے لئے یہاں دوہری سزا ہے، ایک سزا سچائی اور ایمانداری سے کام کرنے کی اور دوسری رشوت نہ دینے کی۔ یہ سزائیں بھگتنے کی ہمت نہ ہو تو جس بگاڑ میں دنیا مبتلا ہے آپ بھی اسی میں مبتلا ہو جائیے۔ دنیا اور آخرت میں سے ایک کو انتخاب کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔